ایثار وقربانی کا پیکر

محترم عبدالستار غوری صاحب بڑے ہی نیک، عاجزی پسند، محبت کرنے والے اور ہمدرد انسان تھے۔ مجھے اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتے تھے اور میری بڑی عزت کرتے تھے، یہاں تک کہ میری بیوی کو بیٹی کا درجہ دیتے تھے۔ ہمارے گھر کا کھانا بڑے خوش ہو کر تناول فرماتے تھے۔ ہماری ضروریات کا توقع سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ جب میں نے گھر بنانا شروع کیا تو غوری صاحب اور ان کے بیٹے احسان الرحمٰن غوری صاحب نے الگ الگ تعاون کیا اور کہا کہ ہمیں بڑی خوشی ہو گی کہ آپ کے گھر میں ہمارا بھی کچھ تعاون شامل ہو۔

جب میں نے موٹر سائیکل خریدنی تھی، میری بیوی نے غوری صاحب سے ۳۰ ہزار روپے کی درخواست کی، تو انھوں نے فرمایا کہ میں آپ کو ۴۰ ہزار روپے دیتا ہوں، مگر کل تک زیرو میٹر موٹر سائیکل آنی چاہیے۔ چنانچہ غوری صاحب کے تعاون سے اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا کہ ہم نے زیرو میٹر موٹر سائیکل خرید لی۔

غوری صاحب نے میری روحانی اور جسمانی اصلاح میں رہنمائی فرمائی۔ میرے والدین انتقال کر گئے ہیں، مگر مجھے غوری صاحب کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ ابھی میرے والد صاحب زندہ ہیں اور غوری صاحب کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیتا تھا۔ اب مجھے پروفیسر خورشید عالم صاحب میں غوری صاحب نظر آتے ہیں۔ غوری صاحب کی جدائی ایک ناقابل برداشت تلافی ہے اور ان کی کمی تا حیات محسوس ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ غوری صاحب کی آخرت کی منزلیں آسان فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

——— حفیظ اللہ

(رکن اسٹاف، المورد)